روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org
منگل 24 / اپریل 2007ء 6 ربیع الثانی 1428 ہجری 24 شہادت 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 89

جس طرح سفید کپڑا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نماز میں تکبیر اور سورۃ فاتحہ کے درمیان یہ دعا کرتے تھے۔

اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اس طرح فاصلہ ڈال دے جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری ڈال دی ہے اے اللہ مجھے میرے گناہوں سے اس طرح پاک و صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا گندگی سے صاف کر دیا جاتا ہے۔ اے اللہ میرے گناہوں کو برف پانی اور اولوں سے دھو کر صاف کر دے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب مایقول بعد التکبیر حدیث نمبر 702)

خدا تعالیٰ کی صفت قدوس کے معانی اور پُر معارف تشریح

خدا تعالیٰ قدوس ہے، اس کا مقرب وہی ہو سکتا ہے جو پاک ہے

عبادتوں اور نیکیوں میں ترقی کرنے سے ہی ایک مومن صفت قدّوسیت سے حصہ لے سکتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 20۔ اپریل 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20۔ اپریل 2007ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے خدا تعالیٰ کی صفت قدوس کے معانی اور پُر معارف تشریح بیان فرمائی۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے مختلف لغات سے لفظ قدوس کے معانی بیان کئے اور فرمایا کہ القدوس اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ایک اسم ہے جس کے معانی تمام عیوب و نقائص سے منزہ ہستی کے ہیں اور جس میں تمام قسم کی برکات جمع ہیں۔ التقدیس اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی طہارت و پاکیزگی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ القدوس یعنی تمام پاکیزگیوں کا جامع ہے اور ہر قسم کی خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے۔

حضور انور نے بعض مفسرین کے حوالے سے اس لفظ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ نقدس لك کا مطلب ہے کہ اے اللہ ہم تجھے ایسی تمام صفات سے پاک قرار دیتے ہیں جو تیرے شایانِ شان نہیں، اے اللہ ہم اپنے نفوس کو تیری رضا حاصل کرنے کیلئے خطاؤں اور گناہوں سے پاک صاف کرتے ہیں۔ علامہ فخرالدین رازیؒ بیان کرتے ہیں کہ یہ لفظ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، افعال و احکام اور اسماء کی پاکیزگی اور بے عیبی کو بیان کرنے کے اعتبار سے بڑا بلیغ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا کہ قرآن کریم کے معانی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات ضرور دیکھو اور یاد رکھو کہ اس کی صفت قدّوسیت پر حرف نہ آئے یعنی کوئی ایسی تشریح و تفسیر نہ ہو جس سے اللہ تعالیٰ کے بے عیب ہونے پر حرف آتا ہو۔ فرمایا کہ قدوس سے مراد یہ اقرار کرنا ہے کہ تمام تر طہارت و تعظیم اسی کو زیبا ہے۔

حضور انور نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی احباب جماعت سے نصیحت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے طرز عمل سے دکھائیں کہ قدوس خدا کے بندے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی صفت قدوسیت پر یقین کا اظہار ایک احمدی سے اسی وقت ہوگا جب وہ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے۔ خدا قدوس ہے، اس کا مقرب وہی ہو سکتا ہے جو پاک ہے اس لئے قرب پانے کیلئے پاک ہونا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی صفت قدّوسیت سے صحیح طور پر ایک مومن اسی وقت حصہ لے سکتا ہے جب اس قدوس خدا کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق ایک مومن اپنی عبادتوں اور نیکیوں میں ترقی کرے۔

حضرت مصلح موعودؓ کے حوالے سے حضور انور نے فرمایا کہ ایسے اللہ والے جو فرشتوں کی نسبت بہت بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی تقدیس بیان کرتے ہیں اور پھر اس کو دنیا میں پھیلاتے ہیں، یقیناً خدا کے نزدیک اونچا مقام رکھنے والے ہیں۔ انسانوں میں تقدیس کرنے والوں کی کامل ترین مثال حضرت محمد ﷺ کی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قدّوسیت کا ثبوت یہ ہے کہ اس کی طرف سے آنے والے دنیا کو پاک کرتے ہیں۔ محمد ﷺ کے ہاتھ میں آ کر گندے لوگ پاک ہو جاتے ہیں۔ پس ہر ایک کو چاہئے کہ اگر پاک ہونا ہے تو اس پاک نبیؐ کے ہاتھ میں آنے کی کوشش کرے۔ حضور انور نے عرب قوم کی مثال دی کہ آنحضرتؐ سے پہلے ان کی کیا حالت تھی لیکن آپ کے ہاتھ میں آنے کی وجہ سے اور آپ کی روحانی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں وہی قوم انسان اور پھر انسان سے باخدا انسان بن گئی اور آسمان کی بلندی تک پہنچائے گئے اور درجہ بدرجہ برگزیدگی کے مقام تک منتقل کئے گئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ دو ہی باتیں تھیں، ایک یہ کہ وہ نبی معصوم ﷺ اپنی قوت قدسیہ میں نہایت ہی قوی الاثر تھا اور دوسری خدا تعالیٰ کے پاک کلام کی زبردست اور عجیب تاثیریں تھیں کہ جو ایک گروہ کثیر کو ہزاروں ظلمتوں سے نکال کر نور کی طرف لے آئیں۔ وہی اثر، وہی برکات اب بھی موجود ہیں۔ پس جو اس قدوس خدا کی طرف بڑھنے کی کوشش کرے وہی اس سے فیض پاتا ہے۔ یہ سب باتیں ہمیں اس قدوس خدا کی صفت سے فیضیاب بنانے والی ہونی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بیوت الحمد منصوبہ میں مالی قربانی

بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 100 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ساڑھے پانچ صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے گھروں میں جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات 7 سے 8 لاکھ روپے کے درمیان ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

ضرورت اوورسیئر اور میسن

وقف جدید انجمن احمدیہ کو ضلع مٹھی سندھ میں تعمیراتی کاموں کی نگرانی کے سلسلہ میں ایک اوورسیئر اور ایک تجربہ کار میسن (مستری) کی ضرورت ہے۔ خدمت دین کا جذبہ اور شوق رکھنے والے محنتی احباب اپنی درخواستیں صدر صاحب / امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ خاکسار کو ارسال کریں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

ماہر امراض معدہ و جگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ و جگر مورخہ 29۔ اپریل 2007ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ مریضوں کا معائنہ 12:00 بجے دوپہر تا 6:00 بجے شام آؤٹ ڈور گراؤنڈ میں ہوگا۔ ضرورت مند احباب پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے کامل پرتَو حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے اپنوں اور غیروں کے لئے بے انتہا رحم کی بعض روشن مثالوں کا حسین تذکرہ

آنحضرت ﷺ نے چھوٹی چھوٹی نیکیوں کے بجالانے کی طرف توجہ دلائی ہے تا کہ اللہ کے فضلوں کو جذب کرسکیں

اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کو جذب کرنے اور عذاب سے بچنے کے لئے ہر قسم کے شرک سے بچو

منڈی بہاؤالدین کے قریب ایک گاؤں میں ایک احمدی کی قربانی کا دلگداز تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 2 مارچ 2007ء (2 امان 1386 ہجری شمسی)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

گزشتہ خطبے میں مَیں نے آنحضرت ﷺ کے اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے کامل پرتَو ہونے کا کچھ ذکر کیا تھا کہ وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے رؤف و رحیم کہہ کر پکارا ہے، جو اپنوں اور غیروں کے لئے بے انتہا رحم کے جذبات لئے ہوئے تھا، آپؐ کی زندگی ان واقعات سے بھری پڑی ہے جب معمولی سے معمولی بات پر بھی آپؐ کا جذبہ رحم موجزن نظر آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا درد دل میں محسوس کرتے ہوئے یہ رحمۃٌ للعالمین اور رؤف و رحیم مخلوق کا درد دُور کرنے کے لئے بے چین ہو جاتا ہے۔ گزشتہ خطبہ میں، مَیں نے احادیث سے چند مثالیں پیش کی تھیں۔ آج چند اور احادیث پیش کروں گا۔ یہ مختلف مثالیں ہیں جو آپؐ کی سیرت کے اس پہلو پر روشنی ڈالتی ہیں۔ لیکن عقل کے اندھے پھر بھی یہی کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپؐ میں رحم کا جذبہ نہیں تھا۔ ہم دیکھیں گے کہ بعض ایسی معمولی باتیں ہیں جن پر دنیا کی نظر میں ایسے شخص کو جو اس مقام پر پہنچا ہو جہاں اس کے ماننے والے دیوانوں کی طرح سب کچھ اس پر قربان کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہوں، ان باتوں کے کرنے کا کبھی خیال آ ہی نہیں سکتا۔ **آپؐ کے ماننے والوں کا، مومنین کا آپؐ کے لئے جو جذبہ تھا وہ دنیا کی نظر میں شاید دیوانگی ہو لیکن عشق و محبت کی دنیا میں یہ عشق و محبت کی انتہا ہے۔** اس کی ایک مثال دیتا ہوں جس کو غیر نے بھی محسوس کیا اور اپنے لوگوں کو جا کر کہا کہ ان لوگوں کا تم مقابلہ نہیں کر سکتے جو اس دیوانگی کی حد تک آپؐ سے عشق کرتے ہیں کہ آپؐ کے وضو کے پانی کے قطروں کو زمین پر پڑنے سے پہلے ہی اُچک لیتے ہیں۔ اگر کوئی دنیا دار ہو تو اس اظہار کے بعد دوسروں کے لئے محبت و نرمی اور رحمت کے جذبات رکھنے کی بجائے خودسری اور خود پسندی میں بڑھ جائے۔ لیکن ہم قربان جائیں اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے کہ آپؐ اس کے باوجود رحمت کے جذبے کے ساتھ اپنے لوگوں کو آرام پہنچانے کے لئے قربانیوں پر قربانیاں کر رہے ہیں، ان پر اپنی رحمت کے پر پھیلا رہے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ لینے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کے طریقے سکھا رہے ہیں۔ اس خیال سے بے چین ہو رہے ہیں کہ کہیں مجھ سے کسی کو کبھی تکلیف نہ پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے میرا نام رحمۃ للعالمین رکھا ہے تو رحمتیں اور شفقتیں مجھ سے نکلنی چاہئیں اور دوسروں کو پہنچنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ سے مومنوں کے لئے رحمت و مغفرت کی دعائیں مانگ رہے ہیں، ان کی تکلیفوں پر پریشان ہو رہے ہیں۔ کوئی ایسا نہیں جو اس نبی ﷺ کی رأفت اور رحمت کا رہتی دنیا تک مقابلہ کر سکے بلکہ اس کا عشر عشیر کیا، ہزارواں، لاکھواں حصہ بھی دکھا سکے۔ اس سراپا رحمت کا ایک واقعہ جو بظاہر معمولی لگتا ہے لیکن اپنے ایک معمولی چاکر کے لئے نرمی و رحمت کے جذبات کی ایک ایسی تصویر کھینچتا ہے جو بڑے بڑے نرم دل اور اپنے ماتحتوں کا خیال رکھنے والوں میں ہزارواں حصہ بھی نظر نہیں آسکتا۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ حنین کے روز ایک مرتبہ میری وجہ سے نبی کریم ﷺ کا راستہ تنگ ہو گیا۔ اس وقت مَیں نے موٹے چمڑے کا جوتا پہنا ہوا تھا۔ میرا پاؤں رسول اللہ ﷺ کے پاؤں پر آ گیا تو آپؐ نے اس کوڑے کے ساتھ جو آپؐ نے پکڑا ہوا تھا مجھے جلدی سے پیچھے ہٹایا اور کہا بسم اللہ۔ تم نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔ راوی کہتے ہیں مَیں نے وہ رات اپنے آپ کو ملامت کرتے ہوئے گزار دی۔ مَیں اپنے دل میں بار بار سوچتا تھا کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دی ہے۔ جب صبح ہوئی تو ایک شخص آیا اور پوچھا کہ فلاں کہاں ہے؟ مَیں نے ڈرتے ڈرتے کہا کہ مَیں یہاں ہوں اور ان کے ساتھ چل پڑا۔ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا تم نے کل اپنی جوتی سے میرے پاؤں کو لتاڑ ہی دیا تھا اور تم نے مجھے تکلیف پہنچائی تھی لیکن مَیں نے تمہیں کوڑے کے ساتھ اپنے پاؤں سے پیچھے کیا تھا۔ تو یہ جو ہلکا سا کوڑا مَیں نے تمہیں مارا تھا یہ اسّی (80) دُنبیاں ہیں، بکریاں ہیں، بھیڑیں ہیں انہیں اس کے بدلہ میں لے لو۔

(السیرۃ الحلبیۃ جلد 3 صفحہ 336 باب مایذکر فیہ صفتہ ﷺ الباطنۃ وان شارکہ فیھا غیرہ۔ المکتبۃ الاسلامیہ بیروت)

تو دیکھیں اس رحمۃ للعالمین کا اپنے چاکروں سے کیا حسن سلوک ہے۔ تکلیف بھی آپؐ کو پہنچی ہے۔ اس تکلیف سے اپنے پاؤں کو آزاد کروانے کے لئے ہلکے سے کوڑے کے اشارے سے دوسرے کا پاؤں پیچھے ہٹایا ہے تو ساری رات آپؐ کے دل میں یہ خیال رہا کہ چاہے یہ ہلکا سا کوڑا ہی سہی۔ مَیں نے یہ کیوں مارا۔ اس سے اس کو تکلیف پہنچی ہوگی۔ اپنی تکلیف کا کوئی احساس نہیں رہا۔ جس کو کوڑا مارا وہ اپنی غلطی پر شرمندہ ہے۔ وہ ساری رات سو نہیں سکا کہ مَیں نے آنحضرت کو تکلیف پہنچائی ہے۔ لیکن یہ سراپا رحمت صبح اٹھ کر کہتے ہیں کہ تمہیں میرے ذریعہ سے تھوڑی سی جو تکلیف پہنچی تھی یہ اس کا بدلہ ہے۔ یہ اسّی (80) بھیڑیں ہیں یہ لے لو۔

پھر دیکھیں آپؐ کی مجلس میں آنے والے ایک بدّو کا رویّہ جو ادب آداب سے بالکل نابلد تھا بلکہ لگتا ہے لوگ سیکھنا نہیں چاہتے تھے۔ ان لوگوں کو اپنے اکھڑپن پر بہت زیادہ فخر تھا۔ لیکن اس رویّہ کے باوجود کیا شفقت کا سلوک تھا جو آپؐ نے اس سے فرمایا اور اس کی حاجت براری فرمائی۔

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

روایت میں آتا ہے۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نبی ﷺ کی معیت میں تھا۔آپؐ نے ایک موٹے کنارے والی چادر زیب تن کی ہوئی تھی۔ایک بدّو نے اس چادر کو اتنے زور سے کھینچا کہ اس کے کناروں کے نشان آپؐ کی گردن پر پڑ گئے۔پھر اُس نے کہا اے محمد! (ﷺ) اللہ کے اس مال میں سے جو اس نے آپؐ کو عنایت فرمایا ہے ان دو اونٹوں پر لاد دیں کیونکہ آپؐ نہ تو مجھے اپنے مال میں سے اور نہ ہی اپنے والد کے مال میں سے دیں گے۔پہلے تو نبی کریم ﷺ خاموش رہے۔پھر فرمایا۔(۔) مال تو اللہ ہی کا ہے اور مَیں اس کا بندہ ہوں۔پھر آپؐ نے فرمایا تم نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے اس کا بدلہ تم سے لیا جائے گا۔بدّو نے کہا: نہیں۔تو آپؐ نے فرمایا کہ کیوں؟ تم سے بدلہ کیوں نہیں لیا جائے گا۔اس بدّو نے کہا اس لئے کہ آپؐ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لیتے۔اس پر نبی کریم ﷺ ہنس پڑے۔پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس کے ایک اونٹ پر جَو اور دوسرے پر کھجوریں لاد دی جائیں۔(الشفاء لقاضی عیاض۔الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ ...... الفصل واما الحلم صفحہ 74۔جلد اول دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء) تو دونوں لاد دیئے۔یہ بدّو بھی کوئی بے وقوف نہیں تھا۔اسے پتہ تھا کہ جو چاہے آپؐ کے سامنے بول لوں۔جیسا بھی سلوک کر لوں اس سراپا رحمت کی طرف سے صرف عفو اور درگزر اور رحمت کا اظہار ہی ہونا ہے۔

پھر مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف ہر وقت متوجہ رکھنے کے لئے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ لیتے رہیں آپؐ مختلف طریقوں سے توجہ دلاتے تھے۔پہلی قوموں پر جو سماوی آفات کے ذریعہ سے عذاب آتے رہے اور جس کے ذریعہ سے ان کے نام و نشان صفحۂ ہستی سے مٹ گئے ان کا کیونکہ آپؐ کو سب سے زیادہ احساس تھا اور خیال فرماتے تھے کہ مجھے ماننے والے یا ارد گرد کے رہنے والے آج بھی کسی غلطی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے غضب کے نیچے نہ آ جائیں۔اس لئے جب بھی کبھی ہوا یا آندھی یا بارش دیکھتے تو خود بھی اللہ تعالیٰ کا رحم طلب کرتے، دعاؤں میں لگ جاتے اور مسلمانوں کو بھی نصیحت فرماتے کہ اس کا رحم طلب کرو کہ یہ ہوا، آندھی یا بارش جو آ رہی ہے یہ کہیں اللہ تعالیٰ کا غضب لانے والی، عذاب لانے والی نہ ہو۔پس جب بھی ہوا یا بارش دیکھتے تو اللہ تعالیٰ کا رحم طلب فرماتے۔ایک روایت میں آتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم ہوا کو بُرا بھلا نہ کہا کرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جو کہ رحمت اور عذاب دونوں کو لاتی ہے۔لیکن اللہ سے اس کی خیر چاہا کرو اور جب اسے دیکھو اللہ سے اس کی خیر چاہا کرو اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔

(سنن ابن ماجہ۔کتاب الادب باب النہی عن سبّ الریح حدیث نمبر 3727)

عطاءؓ بن ابی رباح نے حضرت عائشہؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس دن میں ہوا چلتی، بادل آتے تو آپؐ کے چہرے پر اس کے آثار نظر آتے اور آپؐ کبھی تشریف لاتے اور کبھی چلے جاتے۔یعنی پریشانی میں ٹہلتے رہتے۔جب بارش ہوتی تو اس کی وجہ سے آپؐ خوش ہو جاتے اور پریشانی آپؐ سے جاتی رہتی۔حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: مجھے اس بات کا ڈر رہتا ہے کہ یہ کوئی عذاب نہ ہو جو میری امت پر مسلّط کر دیا جائے۔اور آپؐ بارش کو دیکھ کر کہتے کہ اب رحمت ہے۔

(صحیح مسلم کتاب صلاۃ الأستسقاء باب التعوذ عند رؤیۃ الریح والغیم۔حدیث نمبر 1968)

اس سراپا رحمت نے اس موقع پر خود بھی دعائیں کیں اور جو دعائیں سکھائیں۔وہ ایک دو میں یہاں نمونۃً پیش کرتا ہوں۔ایک دعا آپؐ نے آندھی، ہوا، بارش اور طوفانوں کو دیکھ کر یہ سکھائی کہ (۔) (صحیح مسلم کتاب صلاۃ الاستسقاء باب التعوذ عند رؤیۃ الریح والغیم والفرح بالمطر) کہ اے اللہ مَیں تجھ سے اس کی ظاہری و باطنی خیر و بھلائی چاہتا ہوں اور وہ خیر بھی چاہتا ہوں جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اور مَیں اس کے ظاہری و باطنی شر سے اور اس شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔

پھر ایک دعا آپ نے یہ سکھائی کہ...... (صحیح مسلم کتاب الرقاق باب اکثر اھل الجنۃ الفقراء واکثر اھل النار النساء و بیان الفتنۃ بالنساء) کہ اے اللہ میں تیری نعمت کے زائل ہونے سے، تیری عافیت کے ہٹ جانے سے، تیری اچانک سزا اور ان سب باتوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے تو ناراض ہو۔

پھر دیکھیں اس سراپا رحمت نے ایک غریب عورت کو جو قریب المرگ تھی، اپنی رحمت اور دعاؤں سے نوازنے کے لئے کیا سلوک فرمایا اور پھر وفات کے بعد بھی اس کے لئے مغفرت کی دعا کی اور رحمت کے جذبات کا اظہار فرمایا۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ انہیں ابوامامہؓ نے بتایا کہ مدینہ کی بیرونی بستیوں کی غریب عورت بہت بیمار پڑ گئی۔نبی کریم ﷺ اس کی صحت کے بارے میں صحابہؓ سے دریافت فرمایا کرتے تھے۔آپؐ نے فرمایا تھا کہ اگر یہ خاتون فوت ہو جائے تو اُس وقت تک اس کو دفن نہ کرنا جب تک مَیں اس کی نماز جنازہ نہ پڑھ لوں۔چنانچہ وہ فوت ہو گئی۔رات کے وقت فوت ہوئی اور صحابہ اس کا جنازہ رات گئے مدینہ لائے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سویا ہوا پایا۔انہوں نے آپؐ کو جگانا پسند نہیں کیا۔چنانچہ انہوں نے اس کی نماز جنازہ خود ہی پڑھی اور جنت البقیع میں دفن کر دیا۔جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے اس خاتون کے بارے میں دریافت فرمایا۔انہوں نے کہا یا رسول اللہ اسے تو دفن کر دیا، وہ رات فوت ہو گئی تھی۔ہم آپؐ کے پاس آئے تھے مگر آپؐ کو سوئے ہوئے پایا تو ہم نے آپؐ کو جگانا مناسب نہ سمجھا۔اس پر آپؐ نے فرمایا مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔چنانچہ آپؐ وہاں گئے اور قبرستان میں جا کر اس کی قبر جو آپؐ کو دکھائی گئی تو رسول اللہ ﷺ وہاں کھڑے ہو گئے۔صحابہؓ آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔اور آپؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور اس نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

(سنن النسائی کتاب الجنائز باب الصلاۃ علی الجنازۃ باللیل حدیث نمبر 1969)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا آئندہ ایسا نہ کرنا اگر کسی کے بارے میں کہوں کہ مَیں جنازہ پڑھاؤں گا۔مجھے بتا دینا تو بتا دیا کرو۔ویسے بھی بتانا چاہئے کہ اگر تم میں سے کسی کا کوئی عزیز فوت ہو جائے تو جب تک مجھے آگاہ نہ کرو گے مَیں اس وقت تک کیسے آ سکوں گا۔میری دعا فوت شدہ کے لئے باعث رحمت ہے۔پھر آپؐ قبر پر تشریف لے گئے اور چار تکبیریں کہیں اور نماز جنازہ پڑھائی۔

(سنن ابن ماجہ۔کتاب الجنائز باب ماجاء فی الصلوٰۃ علی القبر)

پھر بظاہر چھوٹی چھوٹی نیکیوں کا ذکر کرکے اپنی اُمّت کو ان نیکیوں کے بجا لانے کی طرف توجہ دلاتے تھے تاکہ وہ جس ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر سکیں اور اس کی رحمت سے حصہ لے سکیں، لے لیں۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص نے راستہ میں ایک درخت کی شاخ پڑی دیکھی تو اس نے کہا اللہ کی قسم! مَیں اس کو ضرور ہٹا دوں گا تا اس سے مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچے۔اس پر اس کو جنت میں داخل کر دیا گیا۔

(صحیح مسلم۔کتاب البر والصلۃ باب فضل ازالۃ الاذی عن الطریق حدیث نمبر 6565)

اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کے اجر کو بھی خالی نہیں چھوڑا۔اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے رحمت کا سلوک فرماتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ مَیں ہر عمل کی جزا دوں گا تو اس عمل کو بھی خالی نہیں چھوڑا۔اللہ تعالیٰ کوئی چھوٹی سے چھوٹی نیکی یا بڑی سے بڑی نیکی بغیر جزا کے نہیں چھوڑتا۔

پھر ایک حدیث میں آتا ہے، حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایک آدمی راستے پر چلا جا رہا تھا اس کو شدید پیاس محسوس ہوئی اسے ایک کنواں نظر آیا۔ اس نے اُس میں اتر کر پانی پیا۔ جب وہ باہر نکلا تو اس نے ایک کتّے کو دیکھا جو ہانپ رہا تھا اور پیاس کی شدت کی وجہ سے مٹی چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے کہا کہ اس کتّے کو بھی اسی طرح پیاس لگی ہے جس طرح مجھے لگی ہے۔ وہ دوبارہ کنویں میں اترا اور اپنے موزے کو پانی سے بھر کر اپنے منہ کے ذریعہ سے اس کو پکڑا اور کتّے کو اس سے پانی پلایا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر دانی کی اور اسے بخش دیا۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا ہمارے لئے جانوروں میں بھی اجر ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا ہر جاندار میں اجر مقدر ہے۔

(بخاری کتاب الادب۔ باب رحمۃ الناس والبہائم)

پس کوئی بھی عمل ضائع نہیں ہوتا۔ ہر عمل جو نیک نیتی سے کیا جائے اللہ تعالیٰ اپنی رحیمیت کے صدقے ضرور اس کا بدلہ دیتا ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ مختلف طریقوں میں مجالس میں جب بیٹھے ہوتے تھے، آپؐ تشریف فرما ہوتے تھے، لوگ سوال کرتے تھے آپؐ جواب دیتے تھے اور تربیتی نصیحت بھی فرماتے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علیؓ کا بوسہ لیا اور آپؐ کے پاس اقرع بن حابس التمیمی بیٹھے ہوئے تھے۔ تو اقرع نے کہا میرے دس بچے ہیں مَیں نے کبھی بھی ان میں سے کسی کو نہیں چوما۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا جو رحم نہیں کرتا، اُس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(بخاری کتاب الادب باب رحمة الولد وتقبله ومعانقته حديث نمبر 5997)

بچوں کو پیار کرنا، ان کی تربیت کرنا یہ بھی ایک رحم کے جذبے کے تحت ہونا چاہئے۔ اور یہی چیز اللہ تعالیٰ کے رحم کو سمیٹنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رحم کو حاصل کرنے والی ہے۔

عبداللہؓ بن بُسْر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے والد کے ہاں بطور مہمان تشریف لائے ہم نے آپؐ کی خدمت میں کھانا پیش کیا جسے آپؐ نے تناول فرمایا۔ پھر آپؐ کے پاس کھجوریں لائیں گئیں آپؐ انہیں کھاتے جاتے تھے اور اپنی دو انگلیوں سے (شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے) گٹھلیاں ایک طرف رکھتے جاتے تھے۔ پھر آپؐ کے پاس مشروب لایا گیا۔ جسے آپؐ نے پینے کے بعد اپنے داہنے ہاتھ بیٹھے ہوئے شخص کو دیا۔ میرے والد نے آپؐ کی سواری کی لگام پکڑے ہوئے عرض کیا کہ ہمارے لئے دعا کریں۔ آپؐ نے یہ دعا کی: اے اللہ! جو تو نے انہیں رزق عطا کیا ہے اس میں ان کے لئے برکت ڈال دے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

(ترمذی کتاب الدعوات۔ باب فی دعاء الضیف۔ حدیث نمبر 3576)

آپؐ کو علم تھا کہ آپؐ کی دعا ان لوگوں کی زندگیاں بھی سنوارنے والی ہے اور عاقبت سنوارنے کے لئے بھی بہت ضروری ہے۔ اور شکرگزاری کے جذبات سے بھی آپؐ کا دل بھرا ہوا تھا۔ جو خدمت انہوں نے اس وقت کی اس کا تقاضا تھا کہ ان کو اس سے بہت بڑھ کر دیا جائے۔ اور آپؐ کی دعاؤں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے فضل کو اور رحم کو سمیٹنے والی اور کیا چیز ہو سکتی تھی جس کی برکتیں ان کے بھی اور ان کی نسلوں کے بھی ہمیشہ کام آنے والی تھیں۔

وَضِیْن سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! ہم جاہل تھے اور بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے اور ہم اپنے بچوں کو قتل کیا کرتے تھے۔ میری ایک بیٹی تھی۔ جب وہ جواب دینے کی عمر کو پہنچی اور جب مَیں اُسے بلاتا تو وہ بڑی خوش ہوتی۔ ایک دن مَیں نے اسے بلایا تو وہ میرے پیچھے ہو لی۔ مَیں چلتا گیا یہاں تک کہ مَیں اپنے خاندان کے کنویں تک آ پہنچا جو زیادہ دور نہ تھا۔ چنانچہ مَیں نے اپنی بیٹی کو اس کے ہاتھ سے پکڑ کر اس کنویں میں پھینک دیا اور مَیں نے جو اس کی آخری آواز سنی وہ یہ تھی کہ وہ کہہ رہی تھی کہ اے میرے ابّا! اے میرے ابّا۔

رسول اللہ ﷺ رو پڑے۔ آپؐ کے آنسو آہستہ آہستہ بہنے لگے۔ اُس وقت رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں جو لوگ بیٹھے تھے اُن میں سے ایک شخص نے کہا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کو غمگین کر دیا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم خاموش رہو، یہ مجھ سے ایسے معاملے کے بارے میں سوال کر رہا ہے جو اس کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ پھر آنحضور ﷺ نے کہا کہ اپنا قصہ دوبارہ مجھے سناؤ۔ چنانچہ اس نے سارا واقعہ دوبارہ سنایا۔ اس واقعہ کو دوبارہ سن کر آنحضورؐ کے آنسو آپ کی آنکھوں سے بہتے ہوئے آپ کی داڑھی تک جا پہنچے۔ پھر آنحضورؐ نے اس کو کہا کہ اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کے اعمال سے درگزر فرمایا ہے۔ پس اب تم نئے سرے سے اعمال کا آغاز کرو۔

(سنن الدارمی باب نمبر 1۔ ما کان علیہ الناس قبل مبعث النبی عن الجھل والضلالۃ۔ حدیث نمبر 2)

یہ معاملہ اس کے لئے اہمیت کا حامل اس لئے تھا کہ وہ اس لئے حاضر ہوا تھا کہ کیا اتنے بڑے بڑے گناہ کرنے کے بعد بھی میرے بخشے جانے کا، مجھ پر اللہ کی رحمت کے نازل ہونے کا، رحمت سے حصہ لینے کا کوئی امکان ہے؟ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ جہالت کا زمانہ تھا وہ گزر گیا۔ اب نیک اعمال کرو گے، صالح عمل بجا لاؤ گے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ پاتے چلے جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے رحمت کے سامان فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنہوں نے توبہ کی اور نیک عمل کئے، آئندہ کے لئے اگر وہ نیک اعمال کی ضمانت دیں تو ان کو مَیں بخش دوں گا۔

پھر عورتوں کے حقوق قائم کرنے کے لئے، ان سے رحم کا سلوک کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے کے لئے ایک مثال دی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آپؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **عورتوں سے بھلائی سے پیش آیا کرو۔ عورت یقیناً پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ پسلی کے اوپر کے حصہ میں زیادہ کجی ہوتی ہے۔ اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے۔ اور تم اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ پس تم عورتوں سے بھلائی سے ہی پیش آؤ۔**

(صحیح بخاری کتاب احادیث الأنبیاء باب خلق آدم صلوٰت اللہ علیہ وذریتہ۔ حدیث نمبر 3331)

مقصد یہ ہے کہ جس کام کے لئے وہ بنائی گئی ہے، جس شکل میں وہ بنائی گئی ہے اسی سے اس سے کام لوگے تو بہتر رہے گی۔ پسلی کو سیدھا کرنے کی کوشش کریں تو پسلیاں ٹوٹ جاتی ہیں اور جس مقصد کے لئے بنائی گئی ہیں یعنی انسان کے جسم کے اس حصہ کی حفاظت وہ نہیں کر سکتی جس میں دل بھی آتا ہے پھیپھڑے بھی ہیں یا اور چیزیں بھی ہیں۔ اسی طرح اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ اپنے گھروں کی حفاظت کرو، اپنے بچوں کی تربیت و نگہداشت صحیح طریقے سے کرو، ان کے پالنے کے صحیح سامان کرو تو عورت کو جس شکل میں وہ ہے اس سے کام لو۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر عورتوں کو مورد الزام ٹھہرانا، ان کے نقص نکالنا، جھگڑے پیدا کرنا، مسائل پیدا کرنا یہ باتیں تمہارے گھروں کو بھی برباد کرنے والی ہے اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بھی محروم کرنے والی ہیں۔ اس لئے فرمایا اس سے اسی طرح کام لو جس طرح اس کی شکل ہے۔ اور ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے کسی مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اور اس کے مطابق ہی اُس کو شکل عطا کی ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) (النسآء : 37) کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ کیونکہ (۔) (لقمان:12) شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ وہ ہستی جس نے کائنات کو پیدا کیا، تمہارا رب ہے، تمہیں پالنے والا ہے۔ اپنی رحمانیت کے صدقے ہماری ضروریات کی تمام چیزیں اس نے مہیا کی ہیں۔ پس یہ چیز تقاضا کرتی ہے کہ اس بات پر اس کی شکرگزاری کرتے ہوئے اس کے آگے جھکو تا کہ اس کی رحیمیت سے بھی حصہ پاؤ، ورنہ تم اپنے آپ پر بڑا ظلم کرنے والے ہو گے۔ اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر دوسروں کو اپنا ربّ سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی رحیمیت سے فیض پانے کی بجائے اس سے دور ہٹ رہے ہو گے، اپنی عاقبت خراب کر رہے ہو گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں تمام

گناہ بخش دوں گا۔ لیکن شرک کا گناہ نہیں بخشوں گا۔ پھر فرمایا۔ (۔) (النساء :49) اللہ تعالیٰ اس گناہ کو ہرگز نہیں بخشے گا کہ اس کا کسی کو شریک بنایا جائے اور جو گناہ اس کے علاوہ ہیں ان کو جس کے حق میں چاہے گا معاف کر دے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کی رحیمیت سے حصہ پانے کے لئے ہر قسم کے شرک سے، وہ ظاہری ہے یا مخفی ہے، بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو اس بارے میں کس طرح نصیحت فرمائی ہے کہ ہر قسم کے شرک سے بچتے رہیں، اس کا ایک روایت میں یوں ذکر ملتا ہے۔ حضرت معاذ بن جبلؓ روایت کرتے ہیں کہ میں گدھے پر سوار تھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے مجھے فرمایا اے معاذ! کیا تو جانتا ہے کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے۔ میں نے عرض کیا : اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ (یہ بھی صحابہ کا ایک طریقہ تھا۔) آپؐ نے فرمایا کہ بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور اللہ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جب وہ یہ اعمال کرلیں تو وہ ان کو عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب ما یرجی من رحمۃ اللہ یوم القیامۃ حدیث نمبر 4296)

لیکن بدقسمتی ہے کہ آجکل مسلمانوں کی بڑی تعداد مخفی شرک میں مبتلا ہے۔ گدی نشینوں، پیروں، فقیروں کے پاس جا کر یا قبروں پر جا کر دعائیں مانگتے ہیں۔ وہ بزرگ جن کی قبروں پہ جاتے ہیں ان کو اپنی نجات کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ بہت سارے ایسے ہیں جو اپنی ساری زندگی وحدانیت کی تعلیم دیتے رہے مگر ان کے مزاروں پر جا کر شرک کیا جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کو جذب کرنے کے لئے، عذاب سے بچنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ جو ہر قسم کے شرک ہیں ان سے بچو۔ اور ہمارا ہر احمدی کا یہ بھی فرض ہے کہ اس کے خلاف ہمیشہ جہاد کرتا رہے۔ بعض احمدیوں میں بعض جگہوں پر یہ باتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بعض لوگوں کو جادو ٹونے ٹوٹکے دَم دُرود کی طرف بہت زیادہ اعتقاد بڑھ گیا ہے جس کا کوئی وجود ہی نہیں ہوتا۔ اس لئے اس سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔

اب مَیں چند واقعات حضرت مسیح موعود کے آپ کے سامنے رکھوں گا کہ آپ کا سینہ و دل لوگوں کے لئے ہمدردی کے جذبات سے کس طرح پُر تھا۔ اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفی ﷺ کی سنت پر چلتے ہوئے، آپؐ کے اسوہ پر عمل کرتے ہوئے آپ نے کیا نمونے دکھائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ باہر سے حضرت مسیح موعود سیر کر کے تشریف لائے تو بہت سارے لوگ وہاں جمع تھے اُن لوگوں میں ایک سائل تھا، سوالی جو سوال کیا کرتا تھا۔ اس نے سوال کیا آواز لگائی۔ لیکن حضرت مسیح موعود لوگوں کے رش کی وجہ سے صحیح طرح سے سن نہ سکے۔ تو جب اندر گئے تو احساس ہوا کہ سوالی نے ایک سوال کیا تھا تو آپ باہر آئے اور پوچھا تو لوگوں نے کہا وہ تو چلا گیا ہے۔ پھر آپ اندر چلے گئے اس وقت کہا کہ اسے تلاش کرو یا پھر تھوڑی دیر کے بعد سوالی پھر آ گیا۔ آپ باہر آئے اس کی ضرورت پوری کی اور فرمایا میرا دل بڑا سخت بے چین تھا، مَیں دعا مانگ رہا تھا کہ وہ دوبارہ آئے اور مَیں اس کی ضرورت پوری کر سکوں۔

(ماخوذ از سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ 72-73)

پھر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے ہی ایک واقعہ کابل کی آئی ہوئی ایک لڑکی کا بیان کیا۔ اس کی آنکھیں سخت دکھنے آ گئیں اور وہ دوائی نہیں لگواتی تھی۔ ایک دن اس کی ماں ڈاکٹر کے پاس لے کر گئی تو وہ دوڑ کر آ گئی کہ نہیں مَیں تو حضرت صاحب سے ہی علاج کرواؤں گی۔ تو حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش ہوئی اور روتی جاتی تھی اور اپنی آنکھوں کی درد اور سرخی کی تکلیف بیان کر رہی تھی۔ اور ساتھ ہی یہ درخواست بھی کر رہی تھی کہ آپ میری آنکھوں پر دَم کر دیں تو حضرت مسیح موعود نے جب دیکھا تو واقعی اس کی آنکھیں بڑی سخت تکلیف میں تھیں، دکھ رہی تھیں۔ آپ نے اپنا تھوڑا سا لعاب دہن انگلی پر لگا کے اس کی آنکھ پر رکھا اور دعا کی اور فرمایا: بچی جاؤ اب خدا کے فضل سے تمہیں یہ تکلیف کبھی نہیں ہوگی۔ چنانچہ وہ کہتی ہیں وہ تکلیف آئندہ مجھے کبھی نہیں ہوئی۔

(ماخوذ از سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ 283-284)

تو ہر وقت ہر ایک کے لئے، بچہ ہو، چھوٹا ہو، بوڑھا ہو، آپ میں جذبۂ رحم تھا۔ جذبہ رحم کے تحت ہی آپ دعا بھی کرتے تھے، علاج بھی کرتے تھے اور ان کی تکلیفیں دور کرنے کی کوشش فرماتے تھے۔

پھر حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کا بچپن کا واقعہ ہے وہ سخت بیمار ہو گئے تو آپ نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سنی اور الہام ہوا (۔) یعنی تیری دعا قبول ہوئی اور خدائے رحیم و کریم اس بچے کے متعلق تجھے سلامتی کی بشارت دیتا ہے۔ چنانچہ میر صاحب صحت یاب ہوئے۔

(ماخوذ از سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ 286-287)

جہاں یہ قبولیت دعا کے واقعات ہیں وہاں جس رحم کے جذبے کے تحت آپ دعا مانگا کرتے تھے اس کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے۔

حضرت حکیم مفتی فضل الرحمٰن صاحب بیان فرماتے ہیں کہ 1907ء میں میرا دوسرا لڑکا عبدالحفیظ پیدا ہوا۔ تو ان دنوں میں عورتوں میں بچوں کی پیدائش کے بعد تشنج کی بیماری بہت زیادہ پھیلی ہوئی تھی تو میری بیوی کو بھی بیماری ہوئی۔ کہتے ہیں مَیں دوڑا دوڑا حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے ایک دوائی دی۔ مَیں نے کھلائی۔ کوئی فرق نہیں پڑا۔ دوبارہ آ کر عرض کیا آپ نے دوسری دوائی دی۔ مَیں نے جا کر کھلائی اس سے بھی فرق نہیں پڑا۔ تیسری دفعہ بھی اسی طرح ہوا تو آپ نے فرمایا جو دنیاوی حیلے تھے وہ تو ختم ہو گئے۔ اب دعا کا ہتھیار باقی رہ گیا ہے۔ تم جاؤ اور مَیں اس کے لئے دعا کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ مَیں اس وقت تک اپنا سر نہیں اٹھاؤں گا، اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا چلا جاؤں گا جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتی۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں تو اس کے بعد آ کر آرام سے سو گیا کہ اب مجھے کوئی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹھیکیدار نے خود ٹھیکہ لے لیا ہے۔ کہتے ہیں کہ صبح برتنوں کی آواز سے میری آنکھ کھلی تو دیکھا تو میری بیوی صحت یاب ہو کر آرام سے اپنے کام میں مصروف تھی۔

(ماخوذ از سیرت احمد از قدرت اللہ سنوری صاحب صفحہ 204-206)

لوگوں سے ہمدردی اور ان کے لئے رحمت کے جذبات کا ایک اور واقعہ بھی اس طرح ہے۔ حضرت منشی زین العابدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ میری شادی ہوئی، اولاد نہیں ہوتی تھی۔ اولاد ہوتی تھی اور وقت سے پہلے فوت ہو جاتی تھی۔ حضرت مسیح موعود نے ایک دفعہ پوچھا تو مَیں نے بتایا کہ یہ وجہ ہے۔ آپ نے کہا کہ حضرت خلیفہ اوّل سے اس کا علاج کروالو۔ مَیں نے کہا جی مَیں نے اُن سے علاج نہیں کرانا، بہت مہنگا علاج ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا مجھ سے علاج کرواؤ گے؟ مَیں نے عرض کی۔ نہیں، علاج کی ضرورت نہیں۔ دعا کرواؤں گا۔ دیکھیں آپ کا جذبہ رحم، حضرت مسیح موعود نے ظہر کی نماز کے بعد کہا کہ اچھا اگر یہی ہے تو پھر آؤ دعا کرتے ہیں۔ دروازے کے باہر ہی کھڑے ہو گئے اور آپ نے دعا کرنی شروع کی اور وہ کہتے ہیں کہ عصر کی (۔) تک رو رو کر دعا کرتے رہے اور آنسو حضرت مسیح موعود کی داڑھی مبارک سے ٹپک کر کرتے پر گر رہے تھے۔ کہتے ہیں کہ مَیں تو تھک کر دیوار کے ساتھ لگ گیا۔ اور سوچتا رہا کہ مَیں نے کیوں تکلیف دی۔ نہ بھی اولاد ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن مجھے یہ تکلیف ہرگز نہیں دینی چاہئے تھی۔ لیکن حضرت مسیح موعود دعا میں کرتے چلے گئے یہاں تک کہ جب آمین کہہ کر دعا ختم کروائی تو فرمایا کہ تمہاری دعا قبول ہوگئی ہے اب تمہاری بیوی کی یہ جو بھی بیماری ہے ختم ہو گئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ پہلے جو حمل ہوگا اس میں بیٹا پیدا ہوگا۔ چنانچہ وہ ہوا اور بچے بھی پیدا ہوئے۔ تو لوگوں کی ہمدردی کے جذبہ سے آپ اپنی تکلیف کا خیال نہیں کیا کرتے تھے۔

(ماخوذ از رفقاء احمد جلد 13 صفحہ 94-95)

آپ فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ نے جا بجا رحم کی تعلیم دی ہے یہی اخوت (۔) کا منشاء ہے''۔

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں ''اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے

ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو‘‘۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11-12)

پھر فرمایا ’’تم مخلوق خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ گویا کہ تم اس کے حقیقی رشتہ دار ہو جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں‘‘۔ حقیقی رشتہ دار کی تعریف بھی فرما دی کہ ماؤں کا رشتہ ہو۔ بعض دوسرے رشتوں میں تو بعض دفعہ دراڑیں آ جاتی ہیں لیکن ماں بچے کا رشتہ ایسا ہے جو ہمیشہ محبت و پیار اور شفقت کا رشتہ ہوتا ہے۔ اس طرح پیش آؤ جس طرح ماں کا رشتہ ہے۔

پھر فرمایا ’’میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور مَیں نماز میں مصروف ہوں اور میرے کانوں میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو مَیں تو یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو درکنار، مَیں تو کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو‘‘۔ یعنی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ جو اپنوں سے دکھاتے ہو۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 82۔ جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے آقا حضرت محمد مصطفی ﷺ کے اُسوہ حسنہ پر چلتے ہوئے اور آپ کے غلام صادق نے اس زمانے میں جس طرح عمل کر کے، اس نصیحت پر چلتے ہوئے ہمیں دکھایا اور ہمیں نصیحت فرمائی ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لئے رحم اور ہمدردی کے جذبات ہمارے دل میں ہمیشہ رہیں اور بڑھتے رہیں تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو زیادہ سے زیادہ سمیٹنے والے ہوں۔

آخر میں ایک افسوسناک خبر کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں۔ کل پاکستان میں منڈی بہاؤالدین کے علاقے کے ایک گاؤں سیرہ تحصیل پھالیہ میں ایک (۔) ہوئی ہے۔ محمد اشرف صاحب ایک احمدی نومبائع تھے۔ شاید دو تین سال، چار سال پہلے بیعت کی تھی۔ رابطہ تو ان کا دس بارہ سال سے تھا لیکن بیعت کی جب توفیق ملی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی استقامت اور ثبات قدمی دکھائی۔ ان کے خلاف اُس گاؤں میں جہاں یہ رہتے تھے بڑی سخت مخالفت کی ہوا چلی اور مولویوں نے ان کے خلاف لاؤڈ سپیکروں پر اعلان کرنا شروع کیا کہ قادیانیت کا یہ پودا، بُرائی کا پودا جو ہمارے گاؤں میں لگ گیا ہے اس کو جڑ سے اکھاڑ دو، نہیں تو یہ سارے گاؤں کو خراب کرے گا۔ کچھ عرصہ پہلے ان کی ...... سے ایک اور شخص نے بھی بیعت کی تھی۔ اس کے بعد فضا میں اور زیادہ بڑی سخت مخالفت کی رو چل پڑی۔ ایک طوفان بے تمیزی کھڑا ہو گیا تھا کہ اس گاؤں میں کفر کا پودا لگ گیا ہے اور یہ بڑھ رہا ہے اس کو ابھی سے کاٹو۔ تو گزشتہ کل یا شاید پرسوں کسی وقت ایک بدبخت ہی کہنا چاہئے (کہنا کیا چاہئے بلکہ ہے ہی)۔ جو اس وقت پولیس میں حاضر سروس سب انسپکٹر ہے چھٹی پر گھر آیا ہوا تھا، یہ بھی اور وہ احمدی بھی جوان کی (۔) سے نیا احمدی ہوا ہے ان کی دوکان پر بیٹھے ہوئے تھے تو اس نے آتے ہی بندوق نکالی اور ان پر فائر کر دیا۔ پیٹ میں گولی لگی شہید ہو گئے اور اس نے اس قدر ظالمانہ فعل کیا کہ ہاتھ میں اس کے ٹوکہ یا کلہاڑی تھی، اس ٹوکے سے ان کی (۔) کے بعد ان کی گردن اور بازوؤں پر بھی وار کئے۔ دوسرے احمدی جو تھے انہوں نے وہاں سے بھاگ کر اپنی جان بچائی اور آ کے جماعت کو اطلاع دی۔ ان کے بھائیوں وغیرہ نے بھی ان سے تقریباً بائیکاٹ کیا ہوا تھا۔ ان کے بھائی کی بیٹی کی شادی تھی اور اس پر اسی وجہ سے ان کو نہیں بلایا ہوا تھا۔ ان کی ایک بیوہ ہے اور تین بچیاں ہیں۔ ان کی اپنی عمر شاید 46 سال تھی اور بڑی بیٹی کی عمر 10 سال ہے۔ ان کے تمام بچوں نے، فیملی نے بیعت کر لی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کا بھی حافظ و ناصر ہو۔ ابھی تک تو جو اِن کے بھائی ہیں انہوں نے ان کی بیوہ اور بچوں کو آنے نہیں دیا۔ بہرحال یہ شرافت انہوں نے دکھائی کہ نعش جو ہے وہ جماعت کے سپرد کر دی اور آج ربوہ میں ان کی تدفین ہو گئی ہے۔

یہ بڑے دلیر اور نڈر آدمی تھے اور دعوت الی اللہ بہت زیادہ کیا کرتے تھے اور مونگ کے (۔) کی تصویروں کو دیکھ کر یہ کہا کرتے تھے کہ کاش خدا مجھے بھی ان خوش نصیبوں میں، ان (۔) میں شامل کر لے۔ تو یہ بات قرونِ اولیٰ کی یاد دلاتی ہے جب ایک موقع پر آنحضرت ﷺ مال تقسیم فرما رہے تھے تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا کہ حضور مَیں اس مال کے لئے تو مسلمان نہیں ہوا۔ میری تو یہ خواہش ہے کہ مَیں اللہ کی راہ میں قربان ہوں اور میرے حلق پر تیر لگے۔ جب وہ چلا گیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر اس کی خواہش سچی ہے تو یہ پوری ہو جائے گی۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد ایک جنگ میں وہ گئے اور عین حلق پہ ان کے تیر لگا اور وہاں انہوں نے شہادت پائی۔ تو اس کی بھی یقیناً خواہش سچی تھی جو اللہ تعالیٰ نے پوری فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ چین نصیب فرمائے، درجات بلند فرمائے انتہائی مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کی بیوہ اور بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ ان کے لئے دعا بھی کریں۔ ابھی نمازوں کے بعد جمعہ اور عصر کی نمازوں کے بعد انشاء اللہ ان کی نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

میلبورن میں آسٹریلیا کے قومی دن کے موقع پر جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک پُروقار تقریب کا انعقاد

رپورٹ: قمر داؤد کھوکھر صاحب۔ مربی سلسلہ آسٹریلیا

آسٹریلیا کے دوسرے بڑے شہر اور ریاست وکٹوریہ کے دارالحکومت میلبورن میں آسٹریلیا کے قومی دن کے موقع پر جماعت احمدیہ کی طرف سے مورخہ 26 جنوری کو ایک پُروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب میں ریاست وکٹوریہ کی پارلیمنٹ کے ایک مقامی ممبر، مقامی سٹی کونسل کے تین کونسلر اور علاقے کی پولیس کے دو آفیسرز شامل ہوئے۔

آسٹریلیا میں 26 جنوری کا دن اپنے روایتی انداز میں قومی سطح پر منایا جاتا ہے اور اس دن عام تعطیل ہوتی ہے۔ حکومت کی ہر سطح پر مختلف تقریبات کا انعقاد ہوتا ہے، بعض سول ایوارڈ بھی دیئے جاتے ہیں اسی طرح مختلف تنظیمیں بھی اپنے پروگرام ترتیب دیتی ہیں۔

جماعت احمدیہ میلبورن نے بھی اس دن کی مناسبت سے ایک پُروقار تقریب کے انعقاد کا فیصلہ کیا اور 26 جنوری کو دن کے 11 بجے سے دوپہر ایک بجے تک ایک مقامی ہال کرایہ پر لے کر اس میں تقریب کا انعقاد کیا۔ اس تقریب کا آغاز عزیزم نیر احمد کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد مکرم خالد شکور صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ منظوم کلام ’’یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی‘‘ خوش الحانی سے پیش کیا، جس کا انگریزی ترجمہ مکرم اسامہ احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں دس سال سے چھوٹی عمر کے 12 بچوں اور بچیوں نے سٹیج پر آ کر آسٹریلیا کا قومی ترانہ پیش کیا۔ اس دوران تمام حاضرین بھی کھڑے ہو کر ساتھ شامل ہوئے۔ اس کے بعد افغانستان سے تعلق رکھنے والے ایک طفل عزیزم علی اعظمی نے ’’وطن سے محبت‘‘ کے موضوع پر اپنے جذبات کا اظہار کیا کہ مَیں اپنے وطن آسٹریلیا سے اس لئے محبت کرتا ہوں کہ یہ محبت میرے ایمان کا حصہ ہے اور یہ میرا مذہبی فریضہ ہے۔

اس کے بعد معزز مہمانوں میں سے سب سے پہلے ریاست وکٹوریہ کی پارلیمنٹ کے ایک مقامی ممبر عزت مآب لیوک ڈونے لان (Hon. Luke Donnellan, MP) کو موقع دیا گیا۔ انہوں نے اس دن کی مناسبت سے حاضرین سے خطاب کیا اور جماعت احمدیہ کے اس دن کے انعقاد پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ اس کے بعد مقامی سٹی کونسل (City of Casey) کے دو کونسلر حضرات، کونسلر Mick Morland اور کونسلر Rob Wilson نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کونسل کی طرف سے جماعت احمدیہ کی اس تقریب کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا اور ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔

علاوہ ازیں بدھ مذہب سے تعلق رکھنے والے Mr Sivarasa اور ایک دوسری سٹی کونسل (City Of Greater Dandenong) میں قائم انٹر فیتھ نیٹ ورک کی صدر Mrs Helen Heath نے بھی تقاریر کیں۔

تقریب کے اختتام پر قائم مقام صدر جماعت میلبورن نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا جس کے بعد خاکسار نے دعا کروائی اور یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ تقریب کے بعد تمام حاضرین کے لیے دعوت طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ تمام کونسلر حضرات اور دیگر معزز مہمان روایتی پاکستانی کھانوں سے لطف اندوز ہوئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 2 مارچ 2007ء)

☆......☆......☆......☆

ضروری اعلان بابت تمغہ جات صد سالہ جوبلی

وہ تمام طلباء وطالبات جنہوں نے 1991ء کے جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دست مبارک سے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی کے سرٹیفکیٹس (اسناد) حاصل کئے تھے ان کے انعامی تمغہ جات تیار ہو چکے ہیں۔ مندرجہ ذیل 16 طلباء وطالبات سے درخواست ہے کہ اپنے انعامی تمغہ جات کی وصولی کے سلسلہ میں نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ سے رابطہ فرمائیں۔

فون: 0476212473 فیکس: 047-6212398 E.mail:ntaleem@fsd.paknet.com.pk

(ناظر تعلیم)

نمبر شمار	نام	ولدیت	سال	امتحان	پوزیشن
1	مکرمہ خالدہ پروین صاحبہ	مکرم نذیر احمد سولنگی صاحب	1984ء	ایم ایس سی زوآلوجی	فرسٹ
2	مکرمہ کوکب منیرہ صاحبہ	مکرم ملک علی حیدر صاحب	1987ء	ایم اے اکنامکس	فرسٹ
3	مکرم عارف محمود صاحب	مکرم داؤد احمد صاحب	1985ء	ایم اے اردو	فرسٹ
4	مکرم عبداللطیف صاحب	مکرم عبدالمجید صاحب	1986ء	ایم ایس سی اکنامکس	فرسٹ
5	مکرم محمود اکبر صاحب	مکرم چوہدری نور احمد صاحب	1985ء	ایم ایس سی اپلائیڈ جیالوجی	فرسٹ
6	مکرم محمود اکبر صاحب	مکرم چوہدری نور احمد صاحب	1983	بی ایس سی اپلائیڈ جیالوجی	فرسٹ
7	مکرم خالد مرزا صاحب	مکرم مرزا مظفر احمد صاحب	1982	بی ای الیکٹریکل انجینئرنگ	فرسٹ
8	مکرم منصور احمد چغتائی صاحب	مکرم طاہر احمد چغتائی صاحب	1984	انٹرمیڈیٹ	فرسٹ
9	مکرم بشارت احمد صاحب	مکرم محمد یوسف صاحب	1987	ایم اے ہسٹری	سیکنڈ
10	مکرم محمد انور ندیم صاحب	مکرم محمد اسلم شریف صاحب	1989	ایم اے ایجوکیشن	سیکنڈ
11	مکرم جمشید احمد نثار صاحب	مکرم چوہدری نثار احمد صاحب	1985	ایم ایس سی کیمسٹری	سیکنڈ
12	مکرم اعجاز احمد رؤف صاحب	مکرم عبدالجبار صاحب	1984	ایم ایس سی فزکس	سیکنڈ
13	مکرم حامد محمود صاحب	مکرم ایم کے ملک صاحب	1984	بی ڈی ایس	سیکنڈ
14	مکرم مصلح الدین صاحب	مکرم محمد علیم الدین صاحب	1982	ایم ایس ایسی اکنامکس	فرسٹ
16	مکرم سید غلام احمد فرخ صاحب	مکرم سید محمود احمد ناصر صاحب	1985	انٹرمیڈیٹ	تھرڈ
16	مکرم منور احمد بھٹی صاحب	مکرم عبدالسمیع صاحب	1981	ایم اے اسلامک ہسٹری	سیکنڈ

اردو شاعر۔ محسن کاکوروی

24 اپریل 1905ء اردو کے معروف نعت گو شاعر جناب محسن کاکوروی کی تاریخ وفات ہے۔

محسن کاکوروی کا اصل نام محمد محسن تھا۔ ان کا تعلق لکھنؤ کے ایک قصبے کاکوری سے تھا۔ جہاں وہ 1827ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے دادا مولوی حسین بخش کے سایہ عاطفت میں پائی۔

محسن کاکوروی کی تعلیم ابتداء میں تو قدیم طرز پر ہوئی۔ لیکن پھر انہوں نے انگریزی تعلیم بھی حاصل کی۔ انہوں نے شروع شروع میں باپ دادا کی مناسبت سے عدالتی کاموں کو بطور پیشہ اختیار کیا۔ لیکن جلد ہی وہ اس کام سے اکتا گئے کیونکہ یہ کام ان کے مزاج ومذاق کے مطابق نہ تھا۔

پھر انہوں نے وکالت کا امتحان پاس کیا اور آگرہ میں پریکٹس کرنے لگے۔ 1857ء کی جنگ آزادی کے وقت وہ آگرہ ہی میں تھے لیکن اس کے بعد منی پور چلے گئے جہاں مرتے دم تک رہے اور اسی شہر میں 24 اپریل 1905ء کو ان کا انتقال ہو گیا۔

محسن کاکوروی کو شعر گوئی کا شوق بچپن سے ہی تھا۔ ابتداء میں انہوں نے مولوی ہادی علی اشک سے اصلاح لی۔ پھر اتنا کمال پیدا کیا کہ کبھی اصلاح کلام کی نوبت نہ آئی۔ شروع شروع میں غزل بھی لکھی لیکن پھر اپنے مذاق سخن کے مطابق نعت گوئی اختیار کی۔

محسن کا نعتیہ کلام دو چار قصائد اور پانچ مثنویات پر مشتمل ہے اس کے علاوہ ان کے سرمائے میں چند غزلیں، ایک نا تمام عشقیہ مثنوی ''نگارستان الفت'' ایک مثنوی ''فغان محسن'' اور ایک قصیدہ ''چتر شاہی'' موجود ہیں۔

ان کے ایک مشہور نعتیہ قصیدے کا مطلع ہے۔

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل
برق کے کاندھے پہ لائی ہے صبا گنگا جل

درخواست دعا

مکرم ناصر احمد صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں کہ میرے بھتیجے عزیزم ثاقب منصور صاحب ابن مکرم خالد منصور صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ کا ایکسیڈنٹ کچھ عرصہ پہلے ہوا تھا جس میں اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ اب موصوف روبصحت ہیں لیکن کمزوری اور ضعف بہت ہے چلنے پھرنے میں دقت ہے احباب سے کامل شفایابی اور پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم محمد یونس طاہر صاحب کارکن دفتر نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ بعارضہ ہیضہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ خون کی کمی ہے اسی طرح خاکسار کی نومولودہ بیٹی بعمر ایک ماہ کا آپریشن ہوا تھا۔ ہر دو کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز

العمران جیولرز

فون شوروم 052-5594674

الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

اللہ کا فضل، امام کی دعا، ڈاکٹر کی دوا۔ یہی تین نکات ہیں ضامن شفاء ☆ تشخیص، علاج، ادویات۔ اعلیٰ معیار اور دعا کے ساتھ

گیس۔ بدہضمی۔ تیزابیت

GHP-419/GH

معدہ و پیٹ کی تمام تکالیف تیزابیت، جلن، درد، السر، بدہضمی، گیس، قبض، خون اور بھوک کی کمی کی ایک مکمل دوا ہے۔ بہت کم دوائیں بدہضمی کے علاج میں اس دوا کے ہم پلہ قرار دی جاسکتی ہیں بالخصوص کھانا کھانے کے بعد آنتوں میں ہوا پیدا ہو، غذا کی نالی یا سینے میں جلن ہو ذائقہ ترش ہو، حلق میں سخت گیند کا اٹاؤ محسوس ہو، ڈکاریں آتی ہوں۔ چائے، سگریٹ نوشی سے بدہضمی پیدا ہو، پیٹ درد، قبض یا دست ہوں تو GHP-419 ان جملہ تکالیف کیلئے شافی دوا ہے۔ معدہ کی خرابی سے نزلہ زکام ہو، بخار یا بیماری کے بعد کمزوری، خون کی کمی اور طاقت کی بحالی، بھوک کی کمی اور زیادتی دونوں حالتوں میں اللہ کے فضل سے اس دوا میں یقیناً شفاء کی قدرت موجود ہے۔ اس کے ساتھ GHP-519 ملا کر استعمال کرنا معدہ و پیٹ کے کینسر و رسولی کیلئے انتہائی مفید و مؤثر ہے۔

رعایتی قیمت: 25ml=/125 روپے 120ml =/500 روپے

مردانہ طاقت کیلئے لاجواب تحفہ

GHP-555/GH

جرمنی و فرانس سے درآمد شدہ سیل بند تحقیقی ادویات پر مشتمل اس مرکب کی افادیت مردانہ کمزوری دور کرنے کیلئے حتمی درجہ رکھتی ہے۔ یہ بات ذہن نشین کر لینا ضروری ہے کہ مردانہ کمزوری کیلئے یہ ایک نہایت مؤثر ایک اعلیٰ ترین فارمولا ہے جو جزوی یا مکمل کمزوری و نامردی کی کیفیت کو سدھار کر قوت مردمی کو بحالی کی طرف لے آتی ہے اگر اسے GHP-444/GH کے ساتھ ملا کر مردانہ کمزوریوں کے پورے طور پر رفع ہونے تک استعمال کیا جائے تو زندگی نئے ولولوں اور بھرپور امنگوں سے آشنا ہو جاتی ہے۔ یہ ایک ایسا مردانہ ٹانک ہے جسے ہر عمر کے افراد اور ہائی بلڈ پریشر اور دل کے مریض بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ شوگر کے مریض اس کے استعمال کے بعد صحت مند مردوں کی طرح بھرپور زندگی کا لطف اٹھا سکتے ہیں مکمل مردانہ کمزوریوں کے علاوہ مقوی اعصاب، مقوی دل و دماغ اور ہر قسم کی جسمانی کمزوری دور کرنے میں بے نظیر ہے۔ (بیرون استعمال کیلئے خاص تیل GHP-515)

رعایتی قیمت: 25ml=/125 روپے 120ml =/500 روپے

پراسٹیٹ غدود کا شافی علاج

GHP-450/GH

پراسٹیٹ غدود، غدہ مذی یا پراسٹیٹ گلینڈز، مردوں میں مثانے کی گردن پر حلقہ نما (گول) بادام کے برابر ایک غدود ہوتا ہے جو عموماً 50-40 سال عمر ہونے کے بعد بڑھ جاتا ہے۔ پیشاب کی نالی چونکہ اس غدود کے درمیان سے گزرتی ہے اس لئے بڑھے ہوئے غدود کا دباؤ پڑنے سے یہ نالی پچک کر تنگ ہو جاتی ہے اور پیشاب رُک رُک کر اور قطرہ قطرہ آتا ہے بعض وقت بالکل بند ہو جاتا ہے جرمنی و فرانس کے سیل بند مدر ٹنکچرز کے نہایت مؤثر اجزاء سے تیار کردہ یہ وسیع الاثر مرکب بڑھے ہوئے غدود کو اصل حالت پر واپس لاتا ہے اور سوزش رفع کرتا ہے۔ شدید سوزش میں اس کے ساتھ GHP-344/GH ملا کر استعمال کرنے سے جلد آرام آتا ہے۔

GHP 450/GH کا مسلسل استعمال آپریشن اور پراسٹیٹ کے کینسر سے محفوظ رکھنے میں مددگار ہے

رعایتی قیمت: 25ml=/125 روپے 120ml =/500 روپے

نرینہ اولاد کے خواہش مند حضرات کیلئے

سپیشل علاج

1- GHP-439/GH (مردوں کیلئے)

2- GHP-440/GH (عورتوں کیلئے)

نرینہ اولاد کیلئے امید سے پہلے اپنی متعلقہ دوائی دو سے چھ ماہ باقاعدگی سے استعمال کریں۔ اللہ کے فضل سے حمل جلد قائم ہوگا۔ نیز یہ دوائیں عام صحت کیلئے بھی انتہائی مفید ہیں۔

حمل قائم ہونے پر بیوی اپنی دوائی GHP-440 بند کر دے اور GHP 540 کا استعمال شروع کر دے۔

3- GHP-540GH (حاملہ کیلئے)

دوران حمل اس دوا کا استعمال باقاعدگی سے بچے کی پیدائش تک جاری رکھیں۔ اللہ کے فضل سے عموماً نرینہ اولاد پیدا ہوگی اور زچہ بچہ کی صحت بہتر رہے گی نیز حمل کی دیگر تکالیف سے محفوظ رکھے گی۔

پیکنگ: 120ML رعایتی قیمت =/750 روپے

اس کے علاوہ جرمن سیل بند مفرد و مرکب ادویات مدر ٹنکچرز، بچی بوٹی، کاکیشیا سپیشل، ٹنی بر سپیشل اور آپ کی ضرورت کے مطابق جملہ ہومیو پیتھک سامان و کتابیں رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں

تمام امراض کے مؤثر علاج کیلئے تجربہ کار ہومیو پیتھک ڈاکٹرز موجود ہیں
نئے سال کا کیلنڈر اور کتابچہ ''صحت اور علاج'' مفت حاصل کریں
''تعطیل بروز جمعۃ المبارک''

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور

ربوہ پوسٹ کوڈ: 35460 فیکس: 047-6212217

ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی
فون: 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ
فون: 047-6212399

ربوہ میں طلوع وغروب 24 اپریل

طلوع فجر	4:00
طلوع آفتاب	5:28
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	6:46

الفضل میں اشتہار دے کر تجارت کو فروغ دیں

شادابی
خون صاف کرتی اور خون پیدا کرتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 Fax:6213966

معائنہ نظر بذریعہ کمپیوٹر
کنٹیکٹ لینز دستیاب ہیں
نعیم آپٹیکل سروس
ڈاکٹر نعیم احمد
عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
041-2642628
041-2613771
چوک کچہری بازار فیصل آباد

الفرقان رینٹ اے کار
ہونڈا، 20D سیلون، لیانا، کلٹس، مہران ہائی ایس
اور کوسٹریں روزانہ یا ماہانہ رعایتی کرایہ پر
سیلف یا ڈرائیور کے ساتھ حاصل کریں۔
ربوہ تا لاہور، لاہور تا ربوہ یکطرفہ ڈراپ سہولت
مہران پر صرف -/1300 روپے میں حاصل کریں
CELL#03327055604
03327057406

فخریہ پیشکش
بجلی کا نعم البدل (کنورٹر پیکج)
مکمل 500.w کنورٹر بمعہ بیٹری فٹنگ گارنٹی بعد از فروخت فری سروس -/10500 روپے
ربوہ میں ڈاؤلینس کے بااختیار ڈیلر۔ سپلٹ اے سی کی تمام ورائٹی موجود ہے۔
نیو ربوہ الیکٹرونکس ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: سمیع اللہ فضل الٰہی طاہر
فون نمبر: 047-6215934

زیورات کی دنیا میں قابل اعتماد اور معیاری نام
کوہ نور جیولرز
نیو صادق بازار رحیم یار خان
پروپرائٹر: خورشید احمد
رہائش: 068-5874179
فون دکان: 068-5876508-068-5874179

میٹرک سے فارغ سٹوڈنٹس کیلئے درج ذیل کمپیوٹر کورسز میں داخلہ جاری ہے
1. Basic Computer package 3months
2. Hardware Engineering 3months
3. Webpage Development 3months
4. Computer Composing 3months
5. Graphic Designing 4months
6. Computer Networking 2months
7. Database (Oracle 9i) 4months
8. Developer (Oracle 6i) 4months
اس کے علاوہ نرسری تا گریجوایشن کے مضامین کی ٹیوشن کا بھی انتظام موجود ہے
سٹی اکیڈمی آف پروفیشنل سٹڈیز
دارالعلوم جنوبی نزد گول چوک
فون: 047-6211607 موبائل: 0300-7719638
Email:caps_rbw@yahoo.com

فون آفس: 047-6215857
زرعی وسکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
گجر پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک بیت الاقصیٰ
بالمقابل گیٹ نمبر 6 ربوہ
طالب دعا: شبیر احمد گجر
موبائل: 0345-7814216 -0300-7710731
0301-7970410

زرعی وسکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: محمود احمد
موبائل: 0301-7963055
دفتر: 6215751 رہائش 047-6214228

اہالیان ربوہ کیلئے مزید خوشخبری
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ربوہ میں پہلی بار لان میلہ کا کامیاب انعقاد۔ لان میلہ میں خواتین کی بھرپور شرکت۔ لان کے نئے ڈیزائن اور خوشنما پرنٹ کو سب ہی نے پسند کیا۔ دیکھیں کہیں آپ پیچھے نہ رہ جائیں کیونکہ اس قدر اچھی لان اتنی مناسب قیمت پر تو کبھی بھی نہیں ملتی ہے۔
اعلان: اب خواتین کے بیحد اصرار پر لان میلہ کی تاریخوں میں مزید چند روز کا اضافہ
جلد تشریف لائیں
بھرپور فائدہ اٹھائیں
منجانب: ناصر نایاب کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 فون: 6213434

نادر موقع
فیصل آباد اور گردونواح میں رہنے والے فارغ طلباء ریفریجریٹر، ایئرکنڈیشنر (کمرشل + انڈسٹریل)
کا ٹیکنیکل کام سیکھ کر اپنا مستقبل سنواریں، رہائش کھانا اور آنے جانے کا خرچہ فری
ری پبلک کولنگ سنٹر
دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
فون نمبر: 0300-6652912
0300-2635374
طالب دعا: فضل الٰہی طاہر
نیز ہر قسم کے نئے ایئرکنڈیشنرز اور ریفریجریٹرز خریدنے کیلئے رابطہ کریں

Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
طالب دعا: نذیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

4½ فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج۔ فریزر۔ واشنگ مشین
T.V - گیزر۔ ائیرکنڈیشنر
سپلیٹ۔ ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں

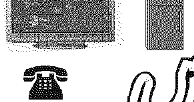

عثمان الیکٹرونکس
7231680
7231681
7223204
1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
Email:uepak@hotmail.com

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

CPL-29FD

SUZUKI
Life in a New Age with
LIANA

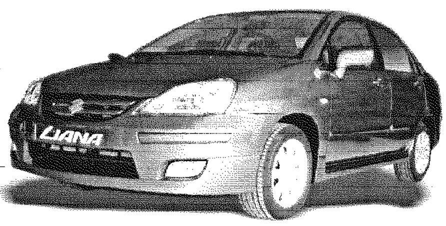

Booking Open
Car financing & leasing available
Sunday Open, Friday Closed
MINI MOTORS 5873197 5712119
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore. 5873384

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

دھماکہ آفر
طالب دعا:
شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت
فخر الیکٹرونکس
گرمیوں کا تحفہ سپلٹ اے سی لگوائیں، ٹھنڈک کے ساتھ قیمت کا مزہ اٹھائیں۔ سپلٹ اے سی کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
اس کے علاوہ: فریج، ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج، واشنگ مشین، روم کولر، مائیکروویو اوون، گیزر اور دیگر الیکٹرونکس کی اشیاء بازار سے بارعایت حاصل کریں۔ سپلٹ اے سی کی انسٹالیشن -/800 روپے میں کروائیں۔ نیز اپنے اے سی، واشنگ مشین، کوکنگ رینج اور مائیکروویو اوون کی سروس اپنے گھر پر کروائیں۔
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
فون: 7223347,7239347,7354873
موبائل: 0300-4847216,0300-9403614
اب صرف مکمل ڈش انٹینا بمعہ فٹنگ نیو سٹ ڈیجیٹل ریسیور (Neo Sat) کے ساتھ صرف -/4500 روپے میں

صدیق اینڈ سنز
اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیئٹر ہاؤز پائپ بنانے والے۔
علاوہ ازیں ہیٹر پائپ بھی دستیاب ہیں۔
اعتماد کا نام
سینگی آٹو ربڑ پارٹس
مین جی ٹی روڈ برچنا ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: نصیر الدین ہمایوں
0321-4454434
فون نمبرز: 042-7963207-7963531